© rasailojaraid.com

فقہ الحدیث

پروفیسر مقبول احمد صاحب قاضی

صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن نسائی، دارمی اور مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اذا کبر الامام فکبروا الحدیث ، جب امام تکبیر کہہ چکے تو تم تکبیر کہو۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص باجماعت نماز ادا کرے اس کو چاہیے کہ وہ امام کی تکبیر کے ساتھ ہی تکبیر نہ کہے بلکہ اس وقت تک خاموش رہے جب تک کہ امام تکبیر سے فارغ نہیں ہو جاتا۔ اس کے بعد مقتدی کو چاہیے کہ تکبیر (اللہ اکبر) کہے بعض لوگ نادانی اور بے سمجھی کی بناء پر امام کے ساتھ ہی تکبیر تحریمہ کہنا شروع کر دیتے ہیں یا امام نے ابھی لفظ اللہ کہا ہوتا ہے تو وہ تکبیر شروع کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کی نماز نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ انہوں نے اس امام کی اقتداء کی جب وہ ابھی امام بنا ہی نہیں تھا اور نہ ہی انہوں نے اکیلے نماز ادا کی ہے لہٰذا جو نماز باجماعت ہو اور نہ تنہا وہ نماز ہی نہیں ہوتی۔ اس حدیث سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ امام کو بھی چاہیے کہ وہ تکبیر کو لمبی کر کے نہ پڑھے جیسا کہ آج کل بعض ناسمجھ اور نادان لوگ کرتے ہیں کیونکہ اس سے مقتدیوں کی نماز کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

بسا اوقات نادان امام تکبیر لمبی کر کے پڑھتے ہیں اور اس طرح بعض مقتدی اس کے ساتھ ہی تکبیر کہہ دیتے ہیں۔ یا اس کی تکبیر ختم کرنے سے قبل ہی اپنی تکبیر ختم کر دیتے ہیں۔ اور جو شخص ایسا کرتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ وہ نماز میں امام سے پہلے داخل ہو گیا اور جو امام سے قبل تکبیر کہے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

© rasailojaraid.com